روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 6 ستمبر 2005ء یکم شعبان 1426 ہجری 6 تبوک 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 198

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معرفت کے بعد بڑی ضرورت نجات کے لئے محبت الٰہی ہے۔ یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنے والے کو عذاب دینا نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص سے کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اس کو یقین کرنا چاہئے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا بلکہ اگر ایک شخص ایک شخص کو جس سے وہ دل سے محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر اثر تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ شخص اس سے دشمنی نہیں کرسکتا۔ اسی بناء پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزار ہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی ان کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پا لیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے۔ محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر۔ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے۔ اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20ص 379)

تیاری کر رکھو

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اس قدر رقت طاری ہوگئی کہ زمین آنسوؤں سے نم ہوگئی پھر فرمایا:۔

میرے بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کر رکھو

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحزن والبکاء حدیث نمبر:4185)

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری/سیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء۔ ونظارت تعلیم)

مشعل راہ

خطبہ ادب سے سننا چاہئے

سیدنا حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں:۔

ایک چھوٹا سا ادب خطبہ کو توجہ سے سننا ہے۔ اور میں کئی بار اس کی طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں مگر میں نے دیکھا ہے لوگ برابر باتیں اور اشارے کرتے رہتے ہیں اور اساتذہ یا دوسرے لوگ کوئی اخلاقی دباؤ نہیں ڈالتے کہ جس سے اصلاح ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عادت ہمیشہ ہی چلتی چلی جاتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا میں خطبہ پڑھ رہا تھا۔ ایک شخص کو میں قریباً پندرہ منٹ تک دیکھتا رہا۔ کہ وہ اپنے ایک بعد میں آنے والے دوست کو برابر اشارے کرتا رہا۔ کہ آگے آ جاؤ۔ اگر بچپن میں ماں باپ یا استاد یا دوسرے لوگ اسے یہ بتاتے کہ یہ ناجائز ہے اور کہ جب تمہاری اپنی ہدایت کا سوال پیدا ہو جائے تو دوسرے کو گمراہی سے بچانے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ تو وہ اس گناہ کا مرتکب نہ ہوتا۔ یہ اس جوش کی وجہ سے کہ دوست آگے آ جائے۔ اور خطبہ سن لے اسے اشارے کرتا تھا لیکن وہ شرم کی وجہ سے آگے نہ بڑھتا تھا۔ اور اگر یہ مسئلہ بچپن سے ہی اس کے ذہن نشین ہوتا تو کبھی دوسری طرف اس کی نظر ہی خطبہ کے دوران میں نہ اٹھتی۔ اور اس طرح کسی کو اشارے کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور یہ دوسرے کی ہدایت کے جوش میں خود گمراہی کا مرتکب نہ ہوتا۔ یہ تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل ہیں۔ اور ان سے آوارگی دور ہوتی ہے۔ پھر بچہ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہئے۔ میں کھیل کو بھی کام ہی سمجھتا ہوں یہ کوئی آوارگی نہیں۔ آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بیکار بیٹھنے کا نام ہے۔ یا اس چیز کا کہ باہوں میں باہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ بچے یا پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر وہ دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ اس سے ان کا جسم مضبوط ہوگا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہوگی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے۔ مگر خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمد یہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ کسی کو یونہی پھرتے دیکھیں تو اس سے پوچھیں کہ کیوں پھر رہا ہے۔ اگر باز نہ آئے تو محلّہ کے پریذیڈنٹ کو رپورٹ کریں۔ اور ان سب باتوں کے لئے اصول وضع کریں۔ جن کے ماتحت کام ہو۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر اسی وقت کو وہ (دعوت الی اللہ) میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں۔ حالانکہ اگر فرصت نہیں ہوتی تو دوکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور ذریعہ اصلاح کا یہ بھی ہے کہ بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں۔ اچھے انداز میں گفتگو کرنا بھی ایک خاص فن ہے۔ ایسی مجلسوں میں علمی اور دینی باتیں ہوں لیکن بحث مباحثہ نہ ہو۔ اس چیز کو بھی میں آوارگی سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک یہ بات سب سے زیادہ دل پر زنگ لگانے والی ہے۔ مباحثہ کرنے والوں کے مدنظر تقویٰ نہیں بلکہ مدمقابل کو چپ کرانا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ مباحثات سے بچتا ہوں اور میری تو یہ عادت ہے کہ اگر کوئی مباحثانہ رنگ میں سوال کرے تو ابتداء میں ایسا جواب دیتا ہوں کہ کئی لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کسی سوال پر پہلے پہل میرا جواب سن کر یہ خیال کیا کہ شاید میں جواب نہیں دے سکتا۔ اور دراصل ٹالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر جب کوئی پیچھے ہی پڑ جائے تو میں جواب کی ضرورت محسوس کرتا ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا جواب دیتا ہوں کہ وہ بھی اپنی غلطی محسوس کر لیتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 107)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ملازمت کے مواقع

☆ گورنمنٹ آف پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کو ڈپٹی مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر، اسسٹنٹ، کلرک، سویپر، چوکیدار، انسٹرکٹرز، فورمین، سپروائزر، شاپ اسسٹنٹ اور لائبریری اسسٹنٹ درکار ہیں۔ یہ آسامیاں ضلع جھنگ اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے ہیں۔ درخواستیں 10 دن کے اندر اندر بنام District Manager Tevta نزد باب علی جھنگ شہر بھجوائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے 28/اگست 2005ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

ولادت

☆ مکرم راجہ محمد سلیم صاحب میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ نعیمہ نازلی صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر آفتاب صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 12 جولائی 2005ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام عروسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی کو ریڑھ کی ہڈی کے عارضہ کی وجہ سے کمر میں تکلیف ہے۔ ہومیوپیتھی علاج جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں بچی کی معجزانہ اور کامل شفا یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ولد مکرم محمد چراغ صاحب مرحوم احمد آباد اسٹیٹ حال مقیم کوٹری تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم ہومیو ڈاکٹر محمد عثمان ولد مکرم محمد رمضان صاحب نور پور چیمہ ضلع سیالکوٹ حال مقیم نبی سر روڈ ضلع عمرکوٹ گردے میں پتھری کی وجہ سے جامشورو ہسپتال میں آپریشن کیلئے داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آپریشن کے دوران اور بعد میں ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت و سلامتی والی فعال زندگی دے۔ آمین

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ کمیٔ خون و گردوں کی خرابی کی وجہ سے شدید علیل ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت دی ہوتی

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ بیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے اے میرے رب! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ مستحق مریضوں کے علاج کی مدّ امداد مریضاں اور ہسپتال کی مدّ ڈویلپمنٹ میں بطور صدقہ جاریہ اپنے عطایا جات بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

تحریک جدید کا ایک مطالبہ

تحریک جدید کا 17 واں مطالبہ بیکاری دور کرنے کے بارے میں ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت ثانی نے فرمایا:۔

"میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو۔ اس میں امیر غریب مساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔" (مطالبات صفحہ: 123)

(وکیل المال اول)

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ یعقوب صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے خاوند مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ 10۔ اگست 2005ء کو کراچی میں بعمر 48 سال وفات پا گئے۔ مرحوم گردوں کی بیماری میں مبتلا تھے۔ دوسرے دن 11۔ اگست کو مکان پر ہی جنازہ مکرم کرامت حسین مختار صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پڑھایا اس کے بعد باغ احمد کراچی میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالستار بٹ صاحب قائمقام صدر نے دعا کروائی۔ خاکسارہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں اب خاوند کا سایہ بھی ختم ہو گیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماوے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمارا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

جنرل اختر حسین ملک اور آپریشن گرینڈ سلیم (Grand Slam)

بریگیڈیئر (ر) شوکت قادر کا ایک تفصیلی اور معلوماتی مضمون بعنوان

``Operation Grand Slam 1965``

(1965ء آپریشن گرینڈ سلیم) 'ڈیلی ٹائمز، لاہور 4/اکتوبر 2003ء میں شائع ہوا۔ اس کے کچھ معلومات افزاء اقتباسات کا ترجمہ نذر قارئین ہے۔

یہ آپریشن کیوں تیار کیا گیا

(i) ''آپریشن گرینڈ سلیم' ان متعدد امکانی منصوبوں میں سے ایک تھا جو ''آپریشن جبرالٹر'' کے مددگار منصوبوں کے طور پر تیار کئے گئے تھے.......... بہت سے لکھنے والوں نے اس منصوبے کو ذوالفقار علی بھٹو سے منسوب کیا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے یہ ایک ممکنہ منصوبہ تھا جسے سوچ سمجھ کر بنایا گیا تھا۔ اور مسٹر بھٹو کو پسند آیا تھا.......... یہ منصوبہ فوج کا حد درجہ قابل عمل اور دانشمندانہ انتخاب تھا۔''

آپریشن کے اہداف اور تقاضے

(ii) ''اس آپریشن کے چار مدارج تھے:۔

(الف) چھمب پر قبضہ کرنا۔ (ب) دریائے توی کو پار کرکے اپنی نفری اور پوزیشن مستحکم کرنا۔ (ج) اس کے بعد اکھنور پر قبضہ کرنا۔ (د) آخرکار بھارت کی سپلائی لائن کاٹ دینا اور راجپوری کو زیرنگیں کرنا۔ دشوارگزار علاقے کے باوجود جس میں ایک دریا کو بھی عبور کرنا تھا، کامیابی کے امکان کا دارومدار اس منصوبہ کی بے باک جرأتمندی پر تھا۔ تیز رفتاری سے کارروائی کرنا ازبس ضروری تھا کیونکہ تاخیر کا مطلب یہ ہوگا کہ ہندوستانی اکھنور کو اضافی اور تازہ کمک مہیا کرلیں گے اور اسے ناقابل تسخیر بنادیں گے''۔

ایک شیر دل مرد میدان

(iii) ''میں نے اپنے گزشتہ ہفتے کے مضمون میں میجر جنرل اختر ملک کے متعلق چند کلمات تو کہے تھے لیکن وہ کافی نہیں تھے۔ وہ ایک دلیر اور جری کمانڈر تھے جو دباؤ میں بھی گھبراتے نہیں تھے اور پرسکون رہتے تھے اور اپنے جوانوں میں اعتماد کی جوت جگا دیتے تھے۔ نہ صرف افسروں میں بلکہ سپاہیوں میں بھی۔ جس سے ان لوگوں کے حوصلے کہیں بلند ہوجاتے۔

جنرل ملک! اس طرح کی مہم (Grand Slam) کے لئے بہترین صلاحیتوں والے کمانڈر تھے۔ جب شروع میں اس آپریشن کی منصوبہ بندی کی گئی تو یہ بات GHQ کے علم میں تھی کہ جنرل ملک ایک حد سے زیادہ پھیلی ہوئی ڈویژن کی کمان کر رہے ہیں جس پر دشمن کا بہت زیادہ دباؤ تھا تاہم انہیں اس مہم جوئی (Grand Slam) کے لئے منتخب کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اوقات وہ فرسٹ کور (ICoprs) اس وقت ہماری واحد کور) سے بھی بڑی افواج کی کمان کرتے رہے تھے۔ اس لئے یہ حیرت کی بات ہے کہ انہیں 12 ڈویژن کی کمان سے کیوں الگ کر دیا گیا۔''

ہر قدم کارگر ہر نظر بارور

(IV) ''آپریشن (Grand Slam) یکم ستمبر کو صبح سویرے پانچ بجے شروع ہونا تھا۔ یہ منصوبہ بندی کے مطابق شروع ہوا۔ چھمب مقررہ وقت کے اندر سرنگوں ہو گیا۔ اور پہلی روشنی کے جلد بعد صبح سات بجے کے قریب ہماری افواج نے دریائے توی کو عبور کرنا شروع کر دیا۔ آگے کی جنگی کارروائی تیزی سے جاری رہی اور بعد دوپہر ایک بجے تک افواج نے اپنی نفری اور پوزیشن مستحکم کر لی اور اب وہ اپنے مربوط خطوں میں داخل ہونے کے لئے تیار ہی کھڑی تھیں یہاں سے روشنی ختم ہونے سے کافی وقت پہلے، قریباً 3 بجے سہ پہر کو اکھنور پر حملے کا آغاز کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال اکھنور تک پہنچنا ہماری قسمت میں نہ تھا (کیونکہ کمانڈر اختر ملک اور ان کے لشکر کو جاری کارروائی کے درمیان میں روک دیا گیا۔ مترجم)

..........ٹوٹی کہاں کمند

(V)۔ بریگیڈیئر (ر) شوکت قادر اپنے مضمون کے آخری حصہ میں بتاتے ہیں کہ ''کامگار کمانڈر (جنرل اختر ملک۔ مترجم) کو واپس آنے کا حکم دے کر، قیمتی وقت ضائع کر دیا گیا.......... اسی دوران اکھنور کو اضافی کمک کے ذریعے مضبوط بنالیا گیا اور وہ ہدف ناقابل حصول ہو گیا.......... شائد اگر اکھنور پر قبضہ ہو جاتا اور ہندوستان کی سپلائی لائن کاٹ دی جاتی تو ہندوستان کبھی بھی سیالکوٹ پر حملہ آور نہ ہوتا!! ....''

(''ڈیلی ٹائمز'' (انگریزی) لاہور 4/اکتوبر 2003ء)

آخری الفاظ

''نوائے وقت میگزین'' میں ڈاکٹر شبیر احمد (Shabeer Ahmad) (مقیم امریکہ) کے علمی و معلوماتی مضامین باقاعدگی سے شائع ہورہے ہیں۔ ان کا ایک مضمون بعنوان ''جنرل اختر ملک کی زبان پر آخری الفاظ تھے: اکھنور، کشمیر!''

اپنے مضمون میں 1965ء کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر شبیر احمد تحریر کرتے ہیں:۔

'' 1965ء میں جب میجر جنرل اختر ملک چھمب جوڑیاں سیکٹر میں آگے بڑھتے بڑھتے اکھنور پار کرنے لگے تھے اور کشمیر پکے پھل کی طرح پاکستان کی جھولی میں آگرنے والا تھا.......... فیلڈ مارشل ایوب خان صدر پاکستان تھے۔ ان جیسے محبّ وطن صدر کو معلوم تک نہ ہوا اور محاذ کے کور کمانڈر نے عین موقع پر اختر ملک جیسے جانباز کو ایک عیاش جنرل یحییٰ خان سے بدل دیا۔ صاحبو! جیتی ہوئی بازی ہرگئی۔ جنرل اختر ملک کے چند سال کچھ اسی طرح کا داغ لئے گزرے.......... کہتے ہیں ترکی میں جنرل اختر ملک ٹریفک کے مہلک حادثے میں زخمی ہوئے تو آخری لمحات میں ان کی زبان پر دو الفاظ تھے۔

''اکھنور، کشمیر!''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 12 جون 2005ء ص 10 کالم 4)

ضمیر جعفری کا منظوم خراج تحسین

1965ء کی جنگ کشمیر میں فاتحانہ رنگ میں حصہ لینے اور اپنے جوانوں کے ساتھ کامیاب جرأتمندانہ کارروائی انجام دینے کی وجہ سے فاتح چھمب میجر جنرل اختر حسین ملک کو ہلال جرأت سے نوازا گیا اور لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ بعد میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو حکومت پاکستان نے ترکی بھجوایا جہاں وہ ایک حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔

وطن عزیز کے اس دلاور اور نام آور سپاہی کو مشہور شاعر ضمیر جعفری (مرحوم) نے جو خراج تحسین پیش کیا ہے اس کا پہلا بند اور چوتھے بند کا ایک حصہ ماہنامہ ''نیا زمانہ'' لاہور (شمارہ جنوری 2005ء) کے شکریے کے ساتھ نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

انقرہ سے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کے تابوت

کی آمد آخری سلام

بند نمبر 1۔

چمکتی ہوئی توپ گاڑی کے اوپر
جو تابوت ہے
چاند تارے کے پرچم میں لپٹا ہوا
اک جیالا، جری، نام آور، دلاور، بہادر سپاہی
ابد کی خموشی میں کھویا ہوا
اپنی شفاف وردی میں سویا ہوا

بند نمبر 4۔

سرد پیکر میں اب دل دھڑکتا نہیں
آگ جلتی نہیں، خون چلتا نہیں
جسم بے جان ہے
لیکن اے زندگی! یہ وہ انسان ہے!
ایک جیالا، جری، نام آور، دلاور، بہادر سپاہی!
جو اپنے مقدس وطن، خطہ دلنشین، کشور بہترین کے لئے!
اس زمین پر بہشت بریں کے لئے!
پاک پرچم تلے!
وادیوں! جنگلوں! پربتوں میں لڑا
موت کے سامنے مسکراتا رہا، جنگ اور امن کے زخم کھاتا رہا
تاکہ یہ شہر اور گاؤں بستے رہیں
پھول کھلتے رہیں، باغ مہکے رہیں، کھیت ہنستے رہیں!

(بقیہ صفحہ 6)

کوشش کرتا جماعتی امور کے سلسلہ میں ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا پاس عزیزم لئیق خاں صاحب مرحوم بھی بیٹھا تھا۔ عمومی باتیں ہو رہی تھیں کہ سعید صاحب نے کچھ بدلی ہوئی آواز اور لہجہ میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا میں نے آپ پر بعض اوقات بڑی زیادتیاں کی ہیں جن کیلئے میں معذرت.......... میں نے فوری قطع کلامی کرتے ہوئے جذباتی رنگ میں کہا سعید صاحب اس سے پہلے تو نہیں البتہ آج آپ ضرور زیادتی کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم دیر تک خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ مرحوم لئیق خاں نے موضوع بدلا۔

آپ کی وفات مورخہ 4 فروری 2005ء کو امریکہ میں ہوئی۔ 15 فروری کو جسد خاکی واہ کینٹ لایا گیا۔ بیت محمود میں جنازہ جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے پڑھا گیا اور پھر اسی روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مجسمہ پیار ومحبت اور مہر و وفا کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

سب سے زیادہ برفباری والا مقام

پیراڈائز رینجر سٹیشن کوہ رینئیر (Mount Rainier) واشنگٹن، امریکہ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد صاحب مرحوم

1971ء کی پاک بھارت جنگ کی ایک یاد

جب درود شریف نے نئی زندگی عطا کی

30 سال سے زیادہ عرصہ ہونے کو ہے کہ میرے ساتھ ایک بہت خطرناک بلکہ ہولناک واقعہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم شامل رہا اور میں بخیر وخوبی بچ نکلا۔

ہوا یوں کہ میری پلٹن 13 آزاد کشمیر بٹالین نے چھمب جوڑیاں کے محاذ پر 4 اور 5 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات دریائے توی کے اس پار دشمن کے توپ خانہ کے ایریا پر حملہ کیا۔ خیر لڑائی اور گتھم گتھا جنگ چلتی رہی۔ صبح ہوگئی۔ دوپہر ہوئی اور دن ڈھلنے لگا۔ کوئی 12 گھنٹے کی اس صبر آزما اور اعصاب شکن لڑائی کے بعد میرا گولہ بارود اور وائرلیس کا نظام کمزور پڑنے لگا۔ ہوائی مدد اور بکتر بند دستوں کی سپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے حالت مزید خراب ہونے لگی۔ میرا بٹالین ہیڈکوارٹر دشمن کی دو انفنٹری کمپنیوں نے گھیرے میں لے لیا۔ ان کی راست مدد کو ایک ٹروپ ٹینک بھی ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ میں آنے والے خطرہ کو بخوبی دیکھ رہا تھا۔ دنیاوی اسباب تقریباً ختم تھے لیکن ایک مضبوط اور طاقتور ہتھیار ابھی میرے پاس موجود تھا جسے خدا کے ایک پیارے نے ایک شعر میں کیا خوب بیان فرمایا ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اس حالت زار میں مجھے دو رکعت نفل ادا کرنے کی توفیق ملی۔ پھر گردوپیش کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ اگر میں اپنے بٹالین ہیڈکوارٹر سمیت اس کچی ڈھوک میں مورچہ زن رہا تو دشمن ہمیں آدبوچے گا۔ بلکہ جس طرح کمزور چوہے اپنے بلوں میں مارے جاتے ہیں اس طرح ہمارا حشر ہوگا۔ میں نے اپنے ساتھ موجود صوبیدار صاحب سے مشورہ کیا۔ مگر ان کو متذبذب پایا۔ میں نے سوچا اس طرح مرنے سے بہتر ہے کہ باہر میدان میں نکلا جائے اور اگر مرنا ہی ہے تو بہتر ہے کہ میدان میں ہی ہمارا آخری وقت آئے۔ خیر ایک نعرے اور ہلے کے بعد ہم نے اپنی پوزیشن خالی کردی اور باہر کھلے میدان میں ہتھیار سنبھالے نکل کھڑے ہوئے۔ دائیں جانب نظر کی تو کوئی 50 گز کے فاصلہ پر دو ٹینک کھڑے نظر آئے۔ بائیں جانب نظر دوڑائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دشمن کی تقریباً کم و بیش دو انفنٹری کمپنیاں زمین پر لیٹی پوزیشن سنبھالے ہوئے ہیں۔ میں ان دونوں یعنی ٹینک اور انفنٹری کی نفری کے درمیان جو کوئی 100 گز کا خالی چوڑا علاقہ تھا آہستہ آہستہ اپنے ہیڈکوارٹر کے جوانوں کے ساتھ دوڑ رہا تھا کہ اتنے میں ایک سکھ سوار (ٹینک کے اندر کام کرنے والے سپاہی کو ''سوار'' کے نام سے پکارا جاتا ہے) ٹینک کا ڈھکنا کھول کر باہر نکلا اور اونچی آواز سے کہنے لگا ''تم سب سرنڈر کرو''۔ اس پر میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا فکر مت کرو تم سب کے سب اونچی آواز سے درود شریف کا ورد کرنا شروع کردو ہم بھاگتے رہے۔ اس سوار نے پھر دوبارہ بڑے تحکمانہ انداز میں اپنی بات کو دوہرایا۔ میں خاموش رہا۔ ہاں البتہ درود شریف کا ورد کرتا رہا۔ میرا ایک سیکنڈ لیفٹیننٹ کہنے لگا سر دشمن کہہ رہا ہے کہ سرنڈر کرو۔ میں نے اسے کہا کہ میں یہ بات سن چکا ہوں۔ تم صرف درود شریف پڑھتے چلے جاؤ، یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اگر تم میں سے کسی نے ہتھیار پھینکنے کی کوشش کی تو میں اپنے کمر بند کے ساتھ لگے دونوں ہینڈ گرینیڈ پھینک کر تم سب کو ختم کردوں گا۔ جب دشمن نے دیکھا کہ ہم اس کی ہدایت پر عمل نہیں کررہے تو اس نے ایک فیلڈ سگنل کا اشارہ دیا جس کے بعد بائیں طرف والی انفنٹری کی نفری پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔ یہ علامت تھی اس بات کی کہ اب ٹینک فائر کرنے والا ہے اور اس نے اشارہ دیا ہے کہ ان کی اپنی نفری اس کی زد میں نہ آجائے۔ اس کے بعد ٹینک کی 30 اور 50 براؤننگ مشین گنوں نے تاڑ تاڑ فائر ہمارے اوپر کھول دیا اور یہ گولیاں ہمارے درمیان ہمارے آگے پیچھے اور اوپر نیچے بالکل اس طرح گرتی رہیں جس طرح ژالہ باری کا نقشہ بن جایا کرتا ہے۔ ادھر میں اور میرے 17,16 ساتھی درود شریف اونچی اونچی پڑھنے میں مشغول تھے۔ ہم اس مار کے علاقہ سے بفضل تعالیٰ خیر و عافیت سے نکل کر ایک اور جگہ جا کر چھپ گئے۔ اس سیکنڈ لیفٹیننٹ کی پنڈلی میں ایک گولی آن لگی مگر دوسری طرف سے نکل گئی اور وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہا۔

آج تک حیران ہوں کہ ان دو ٹینکوں اور ٹینک شکن توپ جو جیپ پر لگی ہوئی تھی اور دشمن کی کوئی 200 یا 250 پیدل فوج کو کسی غیر مرئی طاقت نے ہمیں پکڑنے سے روکے رکھا۔ وہ کیا کیفیت تھی وہ کون سا نہ نظر آنے والا ہاتھ تھا جس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ پر بھیجے جانے والے درود کے طفیل ہم کو موت، گرفتاری، قید اور ذلت سے بچالیا۔ میرے دل و دماغ میں تو صرف اور صرف ایک ہی بات آتی ہے کہ وہ فضیلت درود شریف کی ہی برکت تھی۔

ایک دہریہ اسے تک بندی یا خوش فہمی کہتا ہے تو کہتا رہے۔ ایک دنیا دار اسے زندگی کا ایک عام سا واقعہ گردانتا ہے تو وہ گردانتا رہے۔ ایک سیکولر ذہن کا مالک اس معجزہ کو نظر انداز کرتا ہے تو بیشک کرتا رہے۔ مگر میرے جیسا انسان تو اسے ایک نشان فضیلت درود شریف کا ایک کرشمہ اور برکت کا ثبوت نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ سمجھتا رہے گا۔

پاک وطن کیلئے دعائیں

الٰہی میرا وطن مسکن بہار رہے
روش روش پہ بہاروں کی آبشار رہے
عطا ہوئی ہے ہمیں نعمت خداوندی
خدا کرے کہ ابد تک یہ برقرار رہے
بلندیوں پہ ہی اڑتا رہے علم اپنا
تمام روئے زمیں پہ یہ باوقار رہے
قیام حق کا تقاضا ہے رسم شبیری
ہر ایک اہل وطن حق پہ جاں نثار رہے
لگن ہو ایسی ہمیں ارض پاک سے یارو
شراب عشق وطن کا ہمیں خمار رہے
کبھی نہ بھولے ہمیں حکم قائد اعظم
ہر ایک شہری بہر گام ہوشیار رہے
یہ سر زمین ملی ہے بفیضِ شاہِ امم
تعصّبات کا کوئی نہ اب شکار رہے
ہمارے قول و عمل سے عیاں ہو خلق نبی
خدا کو تاکہ ہماری بقا سے پیار رہے
وطن کی شمع فروزاں کا میں ہوں پروانہ
وفا شعاروں میں شبیر کا شمار رہے

چوہدری شبیر احمد

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم شفیق احمد گھمن صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان۔ راجن پور کے اضلاع کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ماخوذ

ڈائنوسار لاکھوں سال پہلے کے عظیم الجثہ جانور

کئی سال پہلے کی بات ہے، جب ایک ارضیاتی مہم جولوئی ایلواریز کو اٹلی کے علاقہ گوبیو (Gubbio) میں کھدائی کرتے ہوئے مٹی کی تہوں میں ایک ایسا مادہ ملا، جسے دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گیا، کیونکہ اس کی معلومات کے مطابق یہ ذرات ایک ایسی دھات کے تھے، جو روئے زمین پر بہت کم پائی جاتی ہے۔ یہ دھات اریڈیم تھی جس کی بڑی مقدار خلائی پارچوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اتنی بڑی مقدار میں یہ زمین پر کیسے پہنچی، اس راز پر سے پردہ اٹھانا صرف ایلواریز کا کام نہ تھا۔ کچھ سالوں کی تحقیق کے بعد سائنس دانوں نے اس کا سراغ لگا ہی لیا۔ وہ پہلے ہی کوششوں میں مصروف تھے کہ یہ جان سکیں کہ آخر کرہ ارض کی قدیم ترین اور عظیم الجثہ مخلوق ڈائنوسار کیسے ختم ہوئی۔ کرہ ارض کو تاریخی اعتبار سے جن ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں یہ جراسک Jurrasic دور تھا۔ جب یہ مخلوق گھنے جنگلوں میں آزادانہ پیڑ پودے کھا کر جی رہی تھی۔ یہ جانور دودھ پلانے والے نہیں بلکہ انڈے دینے والے تھے اور گھاس پھونس کے بعد ان کی پسندیدہ خوراک ایک دوسرے کے انڈے کھانا تھا اور ان انڈوں کی چوری پر ان کے درمیان خوف ناک جنگیں بھی ہوتی تھیں۔ یہ جانور نسل کے اعتبار سے Carnivores خاندان کے تھے۔ ان میں سب سے خوفناک ڈائنوسار کو گیگا نوٹو سارس کہا جاتا ہے جو آٹھ ٹن وزنی اور 42 فٹ لمبا ہوتا تھا۔ اس جانور کے خنجروں کی طرح تیز دانت اپنے سے کئی گنا بڑے جانور میں بھی پیوست ہو جاتے تھے۔ ماہرین کے مطابق یہ بہت تیز دوڑتا تھا اور جست لگا کر شکار پر حملہ کرتا تھا اور اتنی ہی تیزی سے پیچھے جا کر شکار پر اپنے حملے کا ردعمل دیکھتا تھا، اس کے تیز دھار والے بیشمار دانت شکار کو اس حد تک زخمی کر دیتے تھے کہ وہ بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے کچھ ہی دیر میں دم توڑ دیتا تھا۔ اپنے دانتوں سے گیگا نوٹو سارس اپنے شکار کی ہڈیاں بھی توڑ دیتا تھا۔

کیا یہ تمام جانور ایک وقت میں ایک ہی جگہ موجود تھے۔ ارضیاتی دور جراسک، جس میں یہ جانور موجود تھے، وہ دور تھا جب پرندے اور دودھ پلانے والے جانور پہلی بار نمودار ہوئے۔ یہ دور 210 ملین سے 140 ملین سال تک پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ ڈائنوسار کا عہد ایک طویل ترین عہد ہے۔ یہ روئے زمین پر ہر اس جگہ، جو زندگی کے لیے مناسب تھی، موجود تھے۔ ارضیاتی ماہرین یہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ Mesozoi عہد کا درمیانی حصہ تھا۔ تاریخ سے قبل کے عرصے میں موجود اور اس کے آثار کے بارے میں علم کو Palentology کہا جاتا ہے۔ جراسک دور کی ابتداء میں یہ جانور تمام دنیا میں تقریباً ایک ہی جیسے تھے لیکن پھر دنیا الگ ہونا شروع ہوئی۔ ارضیاتی دور میں Continental Drift کا آغاز ہوا۔ براعظم بننا شروع ہوئے۔ پھر ڈائنوسار ایک دوسرے سے مختلف ہونا شروع ہوئے۔ ایک براعظم کے ڈائنوسار دوسرے براعظم سے مختلف نظر آنے لگے۔ لیکن یہ ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہوئے اور ان کے مختلف گروپ کیسے بنے، کیونکہ پوری دنیا میں زمین اور مٹی کی ماہیت ایک ہی جیسی تھی۔ ڈائنوسار کے رنگ وروپ اور شکلیں بدل گئیں، یہ عمل درختوں پر بھی اثر انداز ہوا۔ تاریخ سے قبل کے گھنے افریقی درخت، جنوبی امریکہ کے درختوں سے مختلف پائے گئے اور شمالی امریکہ میں درختوں کے سلسلے جنوبی امریکہ سے مختلف تھے۔ زمین کا ارضیاتی مواد شاید ارتقائی عمل میں شامل تھا، جس نے صدیوں میں پودوں اور جانوروں کی شکلیں بدل کر رکھ دیں۔

ساخت اور اقسام

ڈائنوسار کی ساخت نے صدیوں تک ہونے والی ارضیاتی تبدیلیوں اور براعظموں کی بناوٹ کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں دیا۔ کچھ سال پہلے ارجنٹائن کے شہر بیونس آئرس کے قریب تحقیق کرنے والے Palentologist اور اس کے ساتھیوں کو ایک ڈائنوسار کی ہڈیاں ملیں جو پہلے ملنے والی ہڈیوں سے بالکل مختلف تھیں۔ یہ ایک شتر مرغ کی جسامت کی ہڈیاں تھیں۔ اس ڈائنوسار کی دم مگرمچھ کی دم کی طرح ریڑھ کی ہڈی کے کٹکوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کے پنجے بھی چھوٹے اور مضبوط بنے ہوئے تھے جو ایک یا دو انگلیوں پر مشتمل تھے۔ سائنسدان کچھ نہ سمجھ سکا کہ اسے کیا نام دے جب تک اسے یہ اشارہ نہ ملا کہ اس سے ملتی جلتی مخلوق Mononykus اس زمانے میں منگولیا میں پائی گئی تھی۔ یہ دونوں ڈائنوسارز اس قدر مشابہ تھے کہ سائنسدانوں نے انہیں Patagonykus کا نام دیا۔ یہ دونوں مخلوق اس ارضیاتی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب لاریسیا (ایک قدیم براعظم، جس کے متعلق خیال ہے کہ یہ موجودہ شمالی امریکہ، گرین لینڈ، شمالی اور وسطی یورپ اور بیشتر ایشیا پر مشتمل تھا) اور گونڈ دانا (ایک اور قدیم براعظم، جو قیاس کے مطابق شمالی امریکہ، افریقہ، ہندوستان، آسٹریلیا اور انٹارکٹیکا پر مشتمل تھا) علیحدہ ہوئے تھے۔ ایک معمہ یہ بھی ہے کہ ہزاروں میل سمندر اور اس سے متصل خشکی پر مشتمل یہ براعظم علیحدہ کیسے ہوئے اور اس علیحدگی کے باوجود کسی بھی براعظم پر موجودہ ڈائنوسارز کی نسل کا سلسلہ کیسے جاری رہا۔ کیا اس کی وجہ سمندر میں موجود وہ جزیرے تھے جو براعظموں کے علیحدہ ہو جانے کے باوجود ان سب کا آپس میں ارضیاتی رابطہ رکھے ہوئے تھے اور ڈائنوسار کی نسلیں اس رابطے کو استعمال کرتے ہوئے مختلف براعظموں پر منتقل ہوگئیں۔ اس راز سے پردہ اٹھانا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ انتقال نسل کے نشانات کو سمندر کی طوفانی ہواؤں نے سطح زمین سے بالکل مٹا دیا ہے۔ اب بھی مبہم، پیچیدہ اور غیر واضح پراسرار اشارے سائنس دانوں کو تحقیق کی دعوت دیتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ Patagonia (جنوبی ارجنٹائن کا وہ علاقہ، جو انڈیز پہاڑوں اور جنوبی بحراوقیانوس کے درمیان واقع ہے اور جس کا رقبہ تین لاکھ مربع میل ہے) کی یہ حیرت انگیز، عظیم الجثہ مخلوق ڈائنوسارز کے ارتقائی عمل کی تصویریں کہاں چسپاں ہوتی ہیں لیکن اسے محیر العقول سمجھ کر نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ جنوبی امریکہ کے ڈائنوسارز اپنی ابتدائی شکل کی مخلوق ہیں، کیونکہ قدیم ترین اور کہنہ سال جانوروں کی ہڈیاں، جن کی ریڈیو کاربن ڈیٹنگ تکنیک سے جانچ کی گئی ہے، یہیں سے دریافت ہوئی ہے۔

ڈائنوسارز کا نام یونانی الفاظ Deinos یعنی خوفناک اور Souros یعنی چھپکلی یا رینگنے والے جانور سے مل کر بنا ہے۔ اس مخلوق کی 550 جینیاتی یا نسلی ترکیبیں ہیں اور یہ تقریباً ایک ہزار قسموں میں پائے گئے ہیں اور ہر سال ان کی کوئی نہ کوئی قسم کرہ ارض پر موجود تہہ در تہہ چٹانوں میں سے نکالی جاتی ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ ارضیاتی دور Triassic سے Jurasic اور پھر Cretaceous دور میں زمین پر موجود جنگلوں کی ہیئت بدلتی رہی ہے۔ لمبے، نوکیلے اور اونچائی پر پائے جانے والے درختوں کی ایک قسم جو تاڑ کے درختوں سے ملتی جلتی تھی، ایک عرصے سے کرہ ارض پر موجود ہے۔ قیاس ہے کہ یہی درخت اور اس کے پتے ان جانوروں کی خوراک تھی، حالانکہ درخت ساخت کے اعتبار سے چبانے میں مشکل اور غذائیت کے اعتبار سے کم حراروں اور بہت ہی کم پروٹین پر مشتمل ہوتے ہیں، پھر بھی ایک عرصے تک ڈائنوسارز کی مختلف نسلوں کی یہی خوراک تھی۔ پھر جب وقت کے ساتھ ساتھ ان کی بعض نسلوں کے دانتوں کی تعداد بڑھتی گئی اور پھر بیشمار دانت آپس میں پیوست ہوتے گئے تو ان نسلوں نے جانوروں کا شکار کرنا شروع کیا لیکن اس کی کوئی شہادت نہیں مل سکی۔

مزید تحقیقات

ایک لمبے عرصے تک سائنسدانوں کو ڈائنوسار کے بچوں یا نوجوانوں کی ہڈیوں کا کوئی سراغ نہیں ملا نہ ہی ان کے انڈوں کے خول یا کوئی ایسی علامت مل سکی جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا کہ آخر ان کی نسل کیسے پروان چڑھتی تھی۔ پرنسٹن یونیورسٹی مونٹانا کے ایک نوجوان سائنسدان نے تحقیق کی کہ ڈائنوسارز پر تحقیق کرنے والے، جانوروں کے بچوں یا نوجوانوں کی ہڈیاں تلاش کرنے کے لیے صحیح جگہ پر کھدائی نہیں کر رہے۔ 1980ء میں اس نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے مونٹانا کے پہاڑی علاقوں میں بے انتہا عرق ریزی کے بعد ڈائنوسارز کے بچوں اور نوجوان ڈائنوسارز کی ہڈیوں کا سراغ لگا لیا جہاں سے انہیں انڈوں کے خالی خول بھی ملے۔ ہورنر نامی اس نوجوان سائنسدان کا کہنا تھا کہ اب تک ماہرین کی تلاش صرف میدانی علاقوں تک محدود تھی، کیونکہ پہاڑوں یا ان کی ترائیوں میں ان جانوروں کے آثار ملنے کا امکان نہ تھا۔ درحقیقت انڈے دینے یا انہیں سہنے کے لیے میدانی علاقے خطرناک جگہ تھے لہٰذا ڈائنوسارز اونچے علاقوں میں آ کر گھر بناتے تھے، وہیں انڈے دیتے تھے اور انہیں سہتے تھے۔ چونکہ پہاڑوں یا اونچی جگہوں پر انڈوں کے گر جانے اور گھروں کے قدرتی آفات کی زد میں آنے کا امکان زیادہ تھا لہٰذا ماہرین نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

تحقیق کے کئی مراحل طے کرنے کے باوجود ابھی تک بہت سے موضوعات تشنہ ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ سرد خون مخلوق ہونے کی صورت میں اس کے اعضاء رئیسہ کیا تھے۔ نظام ہضم کیسا تھا۔ جسم کا درجہ حرارت کیا تھا۔ ان کے نر و مادہ میں کیا فرق تھا۔ ان کی مادہ انڈے کہاں اور کیسے دیتی تھی۔ صرف اعضاء اور ہڈیوں کے جوڑوں، گھٹنوں، ٹخنوں، جبڑوں کی دوبارہ تعمیر سے ان کے میکانیکی عمل کا مطالعہ کیا گیا ہے اور یہ کہ ان کے چلنے اور دوڑنے کی رفتار کیا تھی۔ ان کے حقیقی رنگ بھی نامعلوم ہیں۔ کیا قد آور جانوروں کا رنگ چمکتا ہوا تھا یا معدوم۔ رنگوں کے متعلق جاننا کتنا ضروری ہے اور کس قسم کی جسمانی ساخت یا ہیئت رنگ بدل سکتی ہے۔ یہ ابھی تحقیق کے مراحل میں ہے۔ ڈائنوسار کی جلد اور اس کی ساخت زمین کی تہوں میں محفوظ رہ سکی۔ لیکن ڈائنوسار کی جو خیالی تصویریں بنائی گئی ہیں۔ ان میں اس کی جلد سخت اور کھردری دکھائی گئی ہے۔ وہ بہت سے رینگنے والے جانوروں کی جلد کی طرح تہہ در تہہ اور کئی پرتوں والی بھی نہیں ہے۔

ان کی ترکیب جسمانی اس لیے بھی نامعلوم ہے کہ نہ تو ان کے جسمانی درجہ حرارت کا پتا لگایا جاسکا اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ خوراک کے تحلیل ہونے کے بعد کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر فضلات کی نوعیت کیا تھی۔ کیا یہ Endotherm یعنی گرم خون والے تھے اور مختلف موسمی تبدیلیوں میں اپنے جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھتے تھے۔ اگر یہ Biped یعنی دو پاؤں پر انحصار کرتے تھے تو پھر ان کے جسم کے اگلے حصے میں دو چھوٹے چھوٹے پاؤں کا استعمال کیا تھا۔ اگر یہ اپنے دانتوں کے پیچیدہ اور مکینیکل طریقہ کار سے جانوروں کا شکار کرتے تھے تو اس کے لیے توانائی کی بڑی سطح کی ضرورت ہے جو ایک اونچے درجے کے نظام ہضم میں حاصل ہوسکتی ہے۔ ان کا دماغ ان کے دل سے بہت دور ہوتا تھا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کا دل 4 چیمبر والا ہوتا کہ وہ تازہ آکسیجن سے بھرا ہوا خون، دماغ کو زندہ رکھنے کے لیے سپلائی کرسکے۔ دماغ کے عصبی Cell اگر آکسیجن سے محروم ہو جائیں تو فوری موت واقع ہوجاتی ہے۔ ڈائنوسار میں یقیناً یہ صلاحیت بڑے پیمانے پر دوسرے جانوروں اور پرندوں کی طرح نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ خوراک کی فراوانی اور بھاری تن و توش کے باوجود ان کی عمر 30 سے 40 سال تک تھی جوان کے عہد کے

تناظر میں کم ہے۔

بودوباش کی تبدیلیاں

150 ملین سال یا اس کے قریب قریب جب بھی یہ جانور موجود تھے۔ ان میں خاندانی اور گروہی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ چٹانوں کی تہوں سے دستیاب ہونے والا ریکارڈ نامکمل ہے۔ جس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ڈائنوسارز کے یک وقت ختم ہوجانے کا نظریہ درست ہے؟ یا آہستہ آہستہ ختم ہوگئے ہیں یا مختلف مرحلوں میں فنا ہوتے رہے۔ لیکن قیاس آرائی سے پتا چلتا ہے کہ اختتامی Triassic دور کے پلیٹوسورس اور دوسرے ڈائنوسارس ابتدائی جراسک دور میں موجود نہیں تھے اور یہ دونوں دور کئی سو برسوں پر محیط ہیں۔ ٹرائی ایسک دور میں پودے کھانے والے اور گوشت کھانے والے جانوروں کی نسلیں الگ الگ تھیں جو جراسک دور میں نہیں تھیں۔ اس دور کے اختتام میں توان دیوہیکل جانوروں کی شکلیں ہی بدل گئی تھیں۔ خارپشت اسٹیگو سورس اور پودے کھانے والے جانوروں کی کئی قسمیں پیدا ہوگئیں۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ شمالی امریکہ اور ایشیا میں موجود یہ نسلیں ختم ہوگئیں اور ڈائنوسارز کا ایک نیا گروپ سامنے آیا۔

ان جانوروں کے ختم ہوجانے کی وجوہات میں توازن کا کائناتی نظام ہے۔ زندگی کی قدیم قسمیں آہستہ آہستہ روبہ زوال ہوکر فنا کی طرف بڑھتی ہیں اور نئی قسمیں سامنے آتی ہیں۔ ان جانوروں کا بھی تولیدی عمل سست ہوتا گیا جو آبادی کو برقرار رکھنے کے قابل نہ تھا۔ ارضی توازن اور خالی میدان جو فنا ہونے والی نسلیں نئی ابھرنے والی نسلوں کے لیے خالی کرتی ہیں۔ ان کی نشوونما اور پرورش کے عمل کو تیز کردیتا ہے۔ فنا اور بقا کی صدیوں پر محیط اس جنگ میں ڈائنوسارز 66 ملین سال پہلے تک جیئے اور پھر ان کی زندگی کی کہانیاں ہر براعظم کی چٹانوں کی تہوں میں پیوست ہوگئیں۔

ڈائنوسارز کے اختتام کے بارے میں والٹر ایلواریز کا نظریہ بین الاقوامی سطح پر قبول کرلیا گیا۔ اریڈیم ایک ایسی دھات ہے جو کرہ ارض کی پرتوں یا سمندروں کی تہوں میں بہت قلیل مقدار میں موجود ہے۔ مثلاً ایک بلین میں تقریباً 0.3 حصے لیکن ایلواریز نے گوبیو اٹلی میں جہاں کھدائی کی وہاں اریڈیم کی بہت بڑی مقدار دستیاب ہوئی جو تقریباً 20 گنا زیادہ تھی۔ یعنی فی بلین 6.3 حصے اور کچھ اور جگہوں پر اس سے بھی زیادہ تھی۔ دم دار ستاروں اور آسمانی پارچوں میں اریڈیم کی مقدار کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ واضح تھا کہ کوئی آسمانی پارچہ جس کا سائز 10 کلومیٹر یا 6.5 میل تھا، زمین سے ٹکرایا۔ ہزاروں میل فی گھنٹے کی رفتار سے سفر کرنے والے اس خلائی وجود نے زمین میں تقریباً 100 کلومیٹر قطر کا گڑھا پیدا کیا ہوگا۔ یہ گڑھا ابھی تک دریافت نہیں ہوا لیکن کہا جاتا ہے کہ زمین کی سطح پر چونکہ 2/3 سمندر ہیں اس لیے ممکن ہے کہ یہ گڑھا کسی سمندر کی تہہ میں کسی جگہ ہوگا لیکن گرنے کے بعد کرہ ارض پر مٹی اور دھول کا اتنا بڑا طوفان کھڑا ہوگیا کہ اس نے سورج اور حرارت کو محصور کردیا اور یہ عمل سو برس جاری رہا۔ جس سے پودے ختم ہوگئے۔ جنہیں یہ جانور کھاتے تھے۔ زمین کا درجہ حرارت اتنا گر گیا کہ اس میں زندگی کی کسی قسم کے وجود کا باقی رہنا ناممکن ہوگیا اور کرہ ارض کی یہ بلند و بالا مخلوق ایک خنک، تاریک دنیا میں بھوک سے بلک بلک کر فنا ہوگئی۔ ان کا مدفن کرہ ارض کے تمام براعظموں کی چٹانیں اور میدانی علاقے ہیں۔

مکرم ظہور احمد صاحب

مکرم ملک سعید احمد خاں صاحب کی یاد میں

یہ 1950ء کی بات ہے کہ میرا تعارف ملک سعید احمد خاں صاحب سے ہوا۔ میں اس وقت مرے کالج سیالکوٹ میں زیر تعلیم تھا۔ جبکہ آپ ٹی ٹی سی سیالکوٹ میں بطور انسٹرکٹر ملازم تھے۔ میرے بڑے بھائی مکرم صلاح الدین صاحب مرحوم بھی وہیں ملازم تھے۔ مرحوم سعید احمد خاں صاحب نہایت وجیہہ اور متوازن جسم کے مالک تھے فرنچ کٹ داڑھی بلاشکن پتلون اور شرٹ کا نفیس لباس آپ کے اعلیٰ ذوق کا آئینہ دار تھا دوچار منٹ کی گفتگو میں ہی مجھے ان کی جانب سے شفقت اور اپنائیت کا گہرا احساس ہونے لگا اور یہ احساس آئندہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہر لحظہ بڑھتا رہا۔ مرے کالج سے فارغ ہوکر میں ٹی آئی کالج لاہور میں آ گیا۔ جب بھی چھٹیاں ہوتیں اور موقع ملتا تو سعید صاحب سے ملنے آ جاتا۔ ایسے لگتا کہ ٹی ٹی سی میں میرے دو بڑے بھائی ملازم ہیں مکرم سعید احمد خاں صاحب کبھی کبھار جب میرے گاؤں میں ہمارے کچے مکان میں تشریف لاتے تو میرے بوڑھے والدین کی خوشی قابل دید ہوتی۔ شروع 1955ء میں اخبارات میں پی او ایف میں ملازمت کے مواقع کا اشتہار آیا۔ تو سعید صاحب نے اپنے ہاتھ سے درخواست لکھی۔ خود ہی ٹائپ کی اور میرے دستخط کروا کر بھجوا دی۔ سعید صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواست آج بھی میرے پاس ہے۔

ملک سعید احمد خاں صاحب مرحوم 2 جون 1922ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ملک محمد عبداللہ صاحب ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے شروع میں شدید مخالف تھے کسی دوست کے ذریعہ براہین احمدیہ کے مطالعہ کا موقع ملا شوق بڑھا مزید مطالعہ کیا اور بالآخر 1915ء میں بیعت کرلی۔ یہی ملک عبداللہ صاحب اخلاص اور تقویٰ کی منازل طے کرتے کرتے ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد نائب ناظر مال بنے۔

سعید صاحب کی خوش دامن نے بیعت کرلی ہوئی تھی۔ لیکن آپ کے سسر مکرم قریشی اللہ بخش صاحب عرصہ دراز تک بیعت سے مجتنب رہے۔ تاہم اپنی اہلیہ کی مخالفت بھی نہیں کی۔ بالآخر آپ نے 1974ء میں بیعت کی۔

میرے واہ کینٹ آنے کے کچھ ہی عرصہ بعد سعید صاحب کراچی چلے گئے اور سویڈش پاک انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں بطور انسٹرکٹر ملازمت کرلی۔ پھر 1970ء میں جب آپ بطور اسسٹنٹ مینیجر کلوتنگ فیکٹری واہ کینٹ تشریف لے آئے تو میرے لئے نہایت خوشی کا موقع تھا۔ یہاں کئی احباب آپ کی سیالکوٹ اور کراچی میں جماعتی خدمات سے واقف تھے۔ لہٰذا جلد ہی بعض جماعتی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کردی گئیں۔ 1977ء میں آپ صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 1983ء میں حضرت امام جماعت رابع کی نظر شفقت اور عنایت سے واہ کینٹ میں نظام امارت قائم ہوا۔ تو پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے۔ اس کے بعد کے انتخابات میں بھی آپ ہی امیر جماعت منتخب ہوتے رہے۔ 1999ء جولائی کے مہینہ میں آپ کی رفیقہ حیات نصف صدی سے زائد عرصہ کی رفاقت کے بعد آپ کو چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ تاہم اس سے بھی بڑا صدمہ آپ کو اگست 2000ء میں پیش آیا۔ جبکہ آپ کا منجھلا لڑکا لئیق احمد خاں جو کہ آپ کی خدمت میں سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہتا تھا چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اچانک راہ بقا کی جانب روانہ ہوگیا۔ واندریں حالات آپ کی بیٹی عزیزہ آسیہ آپ کو اپنے پاس امریکہ لے گئی۔ آپ گرین کارڈ ہولڈر تھے آپ اس سے قبل بھی کئی بار امریکہ جا چکے تھے۔ 2003ء میں آپ مختصر وقت کیلئے پاکستان آئے لیکن جلد ہی واپس امریکہ چلے گئے۔

سعید صاحب کو تقریباً 35،30 سال سے انجائنا کی تکلیف تھی لیکن آپ نے اسے روزمرہ کے معمولات میں کبھی حائل نہیں ہونے دیا بارہا ایسا ہوا کہ میرے ساتھ پیدل جا رہے ہیں۔ تکلیف ہوئی سڑک کے کنارے زمین پر بیٹھ جاتے۔ میں گھبرا جاتا اور سواری کیلئے دیکھنا شروع کر دیتا۔ آپ ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیتے اور تھوڑی دیر بعد اٹھ کر پھر چلنا شروع کر دیتے۔ بعض اوقات منزل تک پہنچتے پہنچتے ایسا دو، دو تین تین بار ہوتا۔

غالباً 1994ء کی بات ہے کہ ڈاکٹری مشورہ پر M.H راولپنڈی میں آپ کا اوپن ہارٹ سرجری کا آپریشن تجویز ہوا ان دنوں اس کے لئے انگلینڈ سے ڈاکٹر آیا کرتا تھا جس کے لئے سال سال قبل تاریخ لینی پڑتی تھی آپریشن میں دو تین ماہ کا عرصہ رہ گیا تھا آپ نے حضرت امام جماعت رابع کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھا حضور کی جانب سے جواب آیا کہ آپریشن نہ کرائیں۔ چنانچہ وہ آپریشن نہیں ہوا۔

یہ آپریشن 1997ء میں امریکہ میں ہوا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی آپ کو چونکہ پارکنسن کی بیماری لاحق تھی اس کا گردن اور کندھے کے جوڑ کے قریب ایک جگہ سے Nerve کا نہایت نازک اور خطرناک آپریشن بھی ہوا۔

آپ کی ہمت اور قوت ارادی بے پناہ تھی امریکہ میں آپریشن کے بعد جب آپ پاکستان تشریف لائے۔ تو اپریل 1998ء میں مجھے ہرپیز کا شدید حملہ ہوا۔ ایک دن مغرب سے تھوڑا پہلے دونوں میاں بیوی لاٹھیاں ٹیکتے تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے جس میں اترائی چڑھائی بھی شامل تھی میری عیادت کیلئے میرے گھر پہنچ گئے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ آپ کو گاڑی میں گھر پہنچا آؤں۔ کہا نہیں پیدل ہی واپس جائیں گے۔ 1999ء میں مارچ کے مہینہ میں خدام نے مخلصین دوالمیال کے تعاون سے کٹاس راج کی سیر کا پروگرام بنایا اس میں انصار بھی شامل ہوگئے۔ آپ بھی تیار ہوگئے حیرت کی بات تھی۔ کہ آپ نے اونچی نیچی جگہوں پر سیر میں برابر حصہ لیا اس کے بعد جماعت دوالمیال کی جانب سے محبت خلوص اور اعلیٰ مہمان نوازی سے بھرپور دعوت طعام میں شمولیت کیلئے بھی بغیر کسی سہارا کے گھومتے پھرتے اور لطف اندوز ہوتے رہے۔

اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز آپ کے عزم وہمت کا مظاہرہ اسی سال ماہ ستمبر میں دیکھنے میں آیا جبکہ ایک ایسا ہی پروگرام وادی کاغان میں شوگران کی سیر کا بنا۔ جب بھی پتہ چلا کہ سعید صاحب بھی جا رہے ہیں۔ دبے لفظوں میں مخالفت کی۔ ویگن کا انتظام تھا رات کیوائی میں گزاری۔ صبح ناشتہ کرکے شوگران گئے بقدر ہمت بعض احباب سری پائے وغیرہ چوٹیوں تک بھی گئے۔ بعد دوپہر واپسی ہوئی حضرت سید احمد بریلوی کے مزار پر (بالاکوٹ) دعا کی۔ رات تقریباً گیارہ بجے واہ پہنچے سعید صاحب نے ایک بھی موقع پر تھکاوٹ یا طبیعت کی خرابی کا اظہار نہیں کیا۔

میرے اور میرے اہل خانہ کے ساتھ نہ صرف سعید صاحب بلکہ آپ کے اہل خانہ اور خصوصاً بچیوں کا ہمیشہ پیار و محبت اور مہر و وفا کا سلوک رہا۔ 1978ء میں میری اہلیہ کا اپنڈکس اور پیٹ میں ٹیومر کا آپریشن ہوا جس کے لئے ہفتوں ہسپتال میں داخل رہنا پڑا۔ بچے ابھی چھوٹے تھے لہٰذا زیادہ بھاگ دوڑ مجھے ہی کرنی پڑی۔ ایک دن سعید صاحب نے پوچھا کہ کب تک ہسپتال سے گھر آجائیں گے۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا آپ کی بچیاں نہیں آنے دے رہیں پوچھا وہ کیسے۔ میں نے عرض کی جسے روزانہ یخنی کی بھری ہوئی فلاسک اور تازہ پھل کھانے کو مل جائیں وہ ہسپتال کیوں چھوڑے گا؟ حیرت کی بات تھی کہ یہ بات سعید صاحب کے علم میں نہیں تھی۔

آپ کی مشفقانہ طبیعت اور بے تکلفی کے باعث بعض اوقات مجھ سے زیادتی بھی ہو جاتی بعض اوقات اختلاف رائے کے موقع پر میں اپنی بات منوانے کی

(باقی صفحہ 3 پر)

نظارت تعلیم کے زیرِاہتمام انعامی سکالرشپس 2005

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس 2005ء کا اعلان کیا ہے ان انعامی سکالرشپس کا تعارف قواعد وضوابط اور درخواست کا طریق کار شائع کیا جارہا ہے تاکہ اس کے مطابق طلبہ وطالبات اپنی درخواستیں بھجوا سکیں۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

مکرم میاں محمد صدیق بانی مرحوم کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم رطالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ

☆ پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔میٹرک

☆ سائنس گروپ

☆ جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو جو احمدی طلباء رطالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرینگے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب ،سندھ ، بلوچستان ، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہوسکتے ہیں ۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

صادقہ فضل انعامی سکالرشپ

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ مرحومہ آف لاہور کی طرف سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم رطالبہ علم کو مبلغ بیس ہزار روپے کا انعام دیا جاتا ہے اس طرح امسال بھی مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ بیس بیس ہزار روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔

خورشید عطاء انعامی سکالرشپ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ مکرمہ خورشید عطاء صاحبہ آف کینیڈا کی طرف سے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالبہ علم کیلئے اس انعامی فنڈ سے مبلغ پندرہ پندرہ ہزار روپے کے دو انعام اور جنرل گروپ (بشمول جنرل سائنس گروپ) میں تیسری اور چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم رطالبہ علم کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔اس طرح اس انعامی فنڈ کی رقم سے پندرہ پندرہ ہزار روپے کے چار انعامات سالانہ دیئے جائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے 2005ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے پہلے کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا واضح ہو کہ 2004ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

☆ By Parts یا Division Improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریق کار

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ ر میٹرک کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

☆ اس طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت رامیر جماعت ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرِغور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی (اس لئے بہتر ہوگا کہ اپنی درخواست پر اپنا فون نمبر بھی درج کر دیں)

آخری تاریخ

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2005ء مقرر ہے اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیرِغور نہ لائی جائے گی۔ (نظارت تعلیم)

ملکی اخبارات سے
خبریں

کشمیر اور فلسطین کے مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں اسرائیل کو تسلیم کرنے کا انحصار اسرائیل کی جانب سے متنازعہ معاملات پر مثبت پیش رفت پر ہے۔اسرائیل سے تعلقات ، معاملات اور مذاکرات پر کابینہ، پارلیمنٹ اور عوام کو اعتماد میں لیں گے۔دنیا میں امن واستحکام ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے سے نہیں، کچھ کرنے سے آئے گا۔متنازعہ امور پر اقدامات اور پیشرفت کا کریڈٹ حکومت کو جاتا ہے۔یہ کام آسان نہیں لیکن ہمیں خود پر اعتماد ہے اور قومی مفادات پر آنچ آئے بغیر معاملات کے حل کیلئے آگے بڑھ رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے مسائل ہمارے دورِ حکومت میں حل ہوں۔یہ بات وزیرِخارجہ نے ایک قومی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

معدنی وسائل کی تلاش کا عمل وزیرِاعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بلوچستان معدنیات اور توانائی کے وسائل سے مالا مال ہے اور ہمیں صوبے اور ملک کے فائدے کو پیش نظر رکھ کر نئی راہیں تلاش کر کے ان معدنی وسائل کی تلاش کے عمل کو تیز کرنا چاہئے۔ اقلیتوں کو تمام شعبوں میں آگے بڑھنے کے مساوی مواقع میسر ہیں۔ پاکستان عالمی سطح پر دہشت گردی کے خاتمے کیلئے فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔

آزاد فلسطینی ریاست آئندہ سال تک قائم ہو جائے گی فلسطینی صدر محمود عباس نے امید ظاہر کی ہے کہ آزاد فلسطینی ریاست آئندہ سال تک قائم ہوجائے گی۔صدر مشرف نے انہیں فلسطینی علاقے سے اسرائیلی فوج کے مکمل انخلاء اور فلسطینی ریاست کے قیام تک اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کی یقین دہانی کرادی ہے فلسطینی صدر نے کہا پاک اسرائیل رابطے پر تشویش نہیں ہے۔

امریکی تاریخ کا سب سے بڑا فضائی ریلیف آپریشن امریکہ کے صدر بش نے سمندری طوفان سے ہونے والی تباہ کاریوں کے بعد اپنی مصروفیات منسوخ کر دی ہیں۔سمندری طوفان کی بعد کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے امریکی تاریخ کا سب سے بڑا فضائی ریلیف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔جس میں 40 فوجی وسویلین طیارے حصہ لے رہے ہیں جبکہ مزید 17 ہزار فوجی بھی متاثرہ علاقوں میں بھیجے جا رہے ہیں امریکی حکام نے امدادی کارروائیوں اور عارضی ملازموں کیلئے 9 کروڑ ڈالر مختص کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔معلوم ہوا ہے کہ صورتحال اب بہتر ہونا شروع ہوچکی ہے اور متاثرہ مشرقی ریاستوں میں فوجی ٹرکوں کے ذریعے امداد پہنچنا شروع ہوگئی ہے۔

سمندری طوفان سے 2700 پاکستانی بھی متاثر امریکہ میں پاکستانی سفارتخانے نے کہا ہے کہ امریکہ میں آنے والے بدترین سمندری طوفان سے 2 ہزار 7 سو کے قریب پاکستانی اور پاکستانی نژاد امریکی متاثر ہوئے ہیں ۔ جن کی اکثریت اپنے گھروں سے محروم ہو چکی ہے اور عارضی پناہ گاہوں میں قیام پذیر ہے۔

شمالی کوریا امریکہ سے مذاکرات پر آمادہ

شمالی کوریا نے ایک بار پھر امریکہ سے جوہری تنازع پر مذاکرات شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے امریکی ٹی وی کے مطابق پیانگ یانگ حکومت مذاکرات چاہتی ہے مگر ایٹمی ری ایکٹر بند کرنے پر تیار نہیں ۔جو سب سے بڑا مسئلہ ہے اس کی وجہ سے امریکی حکام بھی بات کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم محمد افضل طاہر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ عزیزہ عروشہ زاہد بنت مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب رحمان پورہ لاہور نے محض خدا کے فضل سے لاہور سیکنڈری بورڈ کے کلاس نہم کے امتحان میں 480 نمبر میں سے 437 نمبر لے کر کامیابی حاصل کی ہے۔خدا تعالیٰ یہ اعزاز جماعت اور ملک کیلئے مبارک کرے۔عزیزہ رشید احمد بھٹی مرحوم کی پوتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 ستمبر 2005ء

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستان الیکٹرونکس
ڈیلر Samsung,Sony.LG. PEL Dawlance,Mitsubishi, Orient, Waves, Super National Super Asia` Success,kentex
سپلٹ ایئر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
C1/26/2 نزد فوشیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر Pel) فون 5124127-5118557-0300-4256291

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510-04942-423173

ڈیلر:۔ فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

عثمان الیکٹرونکس موبائل کارنر
7231680
7231681
7223204
7353105
موبائل اینڈ ACCESSORIES ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل
Sim Connections کارڈز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
طالب دعا: انعام اللہ
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
Email:uepak@hotmail.com

ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ، سپر ایشیاء، انڈس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

Open Land in Acres in Gawader Residential and Industrial Area.
گوادر میں مکمل اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بھرپور موقع
الفضل اسٹیٹ
لاہور
ہیڈ آفس کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ۔ لاہور
042-5156244-5124803
چیف ایگزیکٹو۔ ناصر احمد
0300-4026760
کراچی
برانچ آفس
آفس نمبر 2 فلک ناز پیلس بالمقابل جناح ٹرمینل مین شاہراہ فیصل کراچی
0301-4433289
گوادر
ایئرپورٹ روڈ نزد مدرسہ قاسمیہ گوادر
0300-4597308

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

New BALENO SUZUKI
...New look, better comfort

Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

BABY HOUSE
پرام، واکر، بے بی کاٹ اور ایکسر سائز مشین جھولے وغیرہ دستیاب ہیں۔
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 4 بالمقابل میکلوڈ روڈ
نیلا گنبد لاہور۔ فون: 7324002

ضرورت برائے کاریگر
رابطہ رائیٹ وے ڈرائی کلین اینڈ سٹیم لانڈری
واش مین اینڈ پریس مین
موبائل: 0301-7961255 فون: PP6214534

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622، 5170255
555A سولہ شوکت علی روڈ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
گوادر
اور اب گوادر میں بھرپور اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بہترین موقع
لاہور | اسلام آباد | راولپنڈی | کراچی
کیونکہ بہترین سرمایہ کاری میں ہے آپ کا روشن مستقبل
چیف ایگزیکٹو
ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
ایگزیکٹو
چوہدری عمر فاروق
Head Office:
10-Hunza Block, Allama Iqbal Town, Lahore
042-7441210
0300-8458676
Branch Office:
41-Y Gole Plaza, Ground Floor, Defence, Lahore
Ph: 5740192, 5744284
0300-8423089
Gwadar Office:
042-7441210, 0300-8458676
Mob: 0333-4672162
Website Address:
www.zahidestates.com
E-Mail:
zanfa119@hotmail.com

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

C.P.L 29-FD

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش: 292793 موبائل: 0300-9613255
Email:alfazal@skt.comsats.net.pk
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
E-mail:finear_jewellers@hotmail.com

طالب دعا: ظفر احمد
ماشاء اللہ گیزر
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683